محمد اسرار مدنی
رفیق المؤتمر المصنفین

تبلیغی جماعت کا بحران اور اکابر کا لائحہ عمل

تبلیغی جماعت برصغیر پاک وہند کی سب سے بڑی اصلاحی اور دعوتی تحریک ہے، جس میں ہر رنگ، نسل، اور طبقے کے لوگوں کیلئے Space رکھا گیا، اس تحریک کے بانی مولانا محمد الیاس کاندھلوی مرحوم اگرچہ دیوبندی فکر کے حامل بزرگ تھے مگر مجموعی طور پر اسے فرقہ واریت کی آلاشوں سے دور رکھا گیا، البتہ مسلم معاشروں میں مسلکی شناخت کی تحریکات کے زور پکڑنے کے بعد یہ تحریک بھی ''دیوبندی'' کہلانے لگی، گزشتہ عرصے میں جماعت کوئی آزمائشوں سے گزرنا پڑا، تیسری نسل کی الیاسی روایت سے سطحی وابستگی، جماعت کی عالمگیر شہرت، اشرافیہ کی شمولیت، حب جاہ وحب مال وہ بنیادی عوامل تھے جس کی وجہ سے بعض ممالک میں جماعت کو اندرونی انتشار کا سامنا پڑا، خصوصا ہندوستان میں دونوں فریقوں کے درمیان جو ہوا وہ انتہائی افسوسناک ہے۔اور اب تک جماعت مسلسل بحران کی شکار رہے۔

جماعت کو بحرانوں سے نکالنے میں پرانے بزرگوں کا کردار

مگر ان تمام بحرانوں سے نکلنے اور اجتماعیت کی راہ ہموار کرنے کیلئے جماعت کے پرانے بزرگوں کا غیر معمولی کردار رہا، میرے والد مرحوم بھی جماعت سے تقریبا نصف صدی وابستہ رہے، لہذا اکابرین تبلیغ سے تعلق، جماعتی نظم ونسق سے آگہی ابتدا شعور سے تھی، پچھلے دنوں کتابوں کی الماری میں ایک فائل پر نظر پڑی، اٹھائی تو مولانا سعید احمد خان کا مکتوب تھا، انہوں نے حضرت والد اور دیگر بزرگوں کے نام اپریل ۱۹۸۶ء میں لکھا تھا۔

مولانا سعید احمد خان بانی تبلیغی جماعت مولانا الیاس کاندھلویؒ کے دست راست اور رفیق سفر رہے، مخدومی المکرّم حاجی عبدالوہاب صاحب کی طرح انہوں نے بھی اپنی زندگی دعوت وتبلیغ کی لئے وقف کی، مولانا سعید احمد خان صاحب اس دعوتی تحریک کے مزاج و مذاق سے بخوبی واقف تھے، ان کی درجنوں واقعات اور بیسیوں شہادتیں موجود ہیں کہ انہوں نے تمام مسالک اور مسلمانوں کیلئے اس دعوت کی دروازے کھول رکھے، مدینہ منورہ میں ان کی عملی زندگی اسی تحریک میں گزری، روزانہ کی بنیاد پر تمام مکاتب فکر کے علما ومشائخ کو دعوت طعام پر بلانا، تہجد کے وقت چائے وغیرہ کا انتظام کرنا ان کے معمولات کا حصہ رہا، خود میرے والد بھی ان کے ساتھ اس مہم میں برابر شریک رہے۔

آمدم برسر مطلب: مولانا سعید احمد خان کا مکتوب امت مسلمہ کے تمام اصلاحی اور دعوتی تحریکوں کی لئے مشعل راہ ہے، انہوں نے دعوت دین کے اصول وضوابط اور منہج کو جس انداز میں کیا ہے ان پر عمل پیرا ہوکر تبلیغی جماعت، اصلاحی تحریکات سمیت ہم سب اپنے نجی اور اجتماعی بحرانوں سے نکل سکتے ہیں، اور اپنی اصلاح کیساتھ دعوت وتبلیغ کا فریضہ بھی انجام دے سکتے ہیں۔دعوت جیسے عظیم سلسلے سے وابستہ خواتین و حضرات کیلئے اس میں سامان عبرت ہے۔مکتوب ملاحظہ فرمائیں۔

مکرمی ومحترمی............السلام علیکم ورحمہ اللہ وبرکاتہ

یہ عمل عظیم اور بہت نازک اصولوں پر قائم ہے،وہ آسان ہے ان لوگوں کے لئے جواپنی نفس کی اصلاح چاہتے ہیں،اور بہت دشوار ہے ان لوگوں کے لئے جو فقط دوسروں کی اصلاح چاہتے ہیں،

(۱) کبھی اہل شوری میں کسی سے خفا نہ ہونا چاہیے،طبعیت کے خلاف کیسا ہی مشورہ ہو۔

(۲) ہمارے لئے جہاں بھی جانے کا فیصلہ ہوجائے اور کردے انکار نہ کرنا لیکن اپنے حالات امیر اور مشورہ والوں کے ساتھ بیان کردینا۔

(۳) بیوی پر خفا نہ ہونا اور نہ ماں باپ سے اور نہ بھائیوں سے بلکہ ہمیشہ صبر وتحمل سے کام لینا۔

(۴) اپنی محنت اور جدوجہد کو ہمیشہ کم سمجھنا۔کبھی زیادہ نہ سمجھنا اور خیال تک نہ آئے کہ میں نے بھی کچھ مال وجان لگایا ہے۔

(۵) اہل علم و اہل ذکر سے محبت کرنا، خواہ تبلیغ میں لگے یا نہ لگے،خواہ وہ موافقت کرے یا مخالفت کرے، انکی خدمت میں تواضع سے پیش آنا اوران کی خدمت میں دعا کیلئے حاضر ہوتے رہنا۔

(۶) کبھی تبلیغ کا علم یاذکر سے مقابلہ نہ کرنا بلکہ تینوں کوضروری سمجھنا لیکن علم اور ذکر کو پوری امت پھیلانے کیلئے دعوت کے سوا کوئی عمل نہیں اس لئے اللہ تعالی نے انبیاؑ کو داعی بنا کر بھیجا۔

(۷) اللہ تعالی سے آہ وزاری کے ساتھ دعا مانگنے کی مشق کرنا کسی کو حقیر نہ سمجھنا خواہ کتنا ہی ان پڑھ اور امی ہو اور فقیر ہو،امیروں کو کبھی غریبوں پر ترجیح نہ دینا بلکہ غریبوں کیساتھ بشاشت کے ساتھ ملتے رہنا۔

(۸) مسلمانوں کے کسی طبقے اور کسی مسلک کے کسی فرد کو دعوت سے گریز نہ کرنا اور نہ سمجھنا کہ اگر ایک آدمی مخالفت کرے تو اس سے کیا ہوتا ہے بلکہ ایک کی مخالفت کو بڑی چیز سمجھنا،دیا سلائی کی ماچس کی ایک سلائی بھی پوری دنیا کو جلاسکتی ہے،اسلئے ایک انسان بھی دنیا میں فتنہ برپا کرسکتا ہے۔

(۹) اپنے کام کرنے والوں سے ہمیشہ جڑے رہنا اوران کو اپنے ساتھ جوڑے رکھنا۔غیروں کا جوڑنا جتنا ضروری ہے اپنوں کا اس سے زیادہ جوڑنا ضروری ہے۔

(۱۰) حالات کے اعتبار سے کام کرنے کے طریقے کم وبیش ہوتے ہیں اس کی وجہ سے ایک جگہ پر کام

کرنے والے دوسرے جگہ کے کام کرنے والوں پر اعتراض نہ کریں اسے نہ اپنی اصلاح ہوگی اور نہ دوسروں کی بلکہ اپنے اندر اعتراض کا جذبہ بڑھاتے بڑھاتے عداوت اور انتقام کا جذبہ پیدا ہوجاتا ہے۔ پھر اس کے بعد تکبر و نخوت کا جذبہ پیدا ہوجاتا ہے۔

(۱۱) ایک جگہ کے رہنے والے دوست کسی دوسرے شہر میں جائیں تو وہاں کے پرانوں کو ساتھ لے کر مشورہ کر کے کام شروع کرے۔

(۱۲) اگر دوسری جگہ کے رہنے والوں میں سے اختلاف ہو اور اختلاف آپس کے مشورے دور نہ ہو سکے تو اصل بزرگوں کی طرف رجوع کریں لیکن آپس میں محبت سے ملے جلے رہیں ایک دوسرے سے ناراض نہ ہو ایک دوسرے کے خلاف کہیں بیان نہ کریں۔

(۱۳) بہترین شخص وہ ہے جو اپنے ساتھ ایک کو حکمت عملی اور حسن خلق کے ساتھ جوڑے رکھے۔

(۱۴) دوسری درجہ میں وہ ہے جو ہر ایک کیساتھ جڑ جائے یہ دونوں باتیں وہ کرسکتا ہے جس میں تواضع ہو۔

(۱۵) ہمارے کام میں لچک ہے جس کی وجہ سے ہر ایک کو جوڑ سکتے ہیں شیطان کام کے پرانوں میں سب سے زیادہ عداوت پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ اصول کے راستے سے پیدا کرے گا اصول کے نام سے ایک دوسرے کے خلاف ہوجائیں گے، حالانکہ سب سے بڑا اصول آپس کا جوڑ ہے، اگر یہ نہیں تو کوئی اصول نہیں چل سکتا۔

(۱۶) سب سے بڑی بے اصولی آپس کا تفرق ہے جو اپنے نفس کی اصلاح سے غافل نہ ہو اور شیطان و نفس کے مکروفریب میں نہ آئے اور دنیا سے دھوکہ نہ کھائے۔

(۱۷) اچھے اخلاق والا وہ ہے جو ہر ایک کو نفع پہنچائے دوست ہو یا دشمن موافق ہو یا مخالف، امیر ہو یا غریب ہو اور عقل مند وہ ہے جو حال کے حکم کو پہچانے اور موقعہ شناس ہو مردم شناس ہو، اللہ تعالی کی مرضی کا صحیح طالب ہو، ہم سب کچے ہیں، پختہ وہ ہے جو کام میں موت تک جمے رہے خواہ کوئی اس کے قدر کریں یا نہ کریں، اس سے حسن ظن رکھے یا بدظنی، خواہ کام کے ذمہ دار بزرگ بھی اس سے بن ظن ہو جائے مگر وہ کسی سے بدظن نہ ہوجائے خواہ وہ سب اس کو چھوڑ دے مگر یہ کسی کو نہ چھوڑے اور یوں کہے، ہم نہیں چھوڑیں گے کسی کو خواہ وہ سب اس کو چھوڑ دیں۔

یہ سارے صفات انبیا کے ہیں، اس لئے اس کام کو بزرگوں کی نسبت سے نہ کریں اور قرآن و حدیث کے نصوص میں سے غور وفکر سے کرتے رہے کہ یہ کام کتنا اہم اور کتنا ضروری ہے، اور اللہ تعالی سے دعاؤں کے ذریعے اس کام کو اپنے اوپر کھلوالیں، بس اللہ تعالی جس پر کھول دے وہی پرانا ہوجاتا ہے اور وہی پختہ ہوجاتا ہے خواہ وہ تقریر کرنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو خواہ وہ امی ہو یا عالم۔۔۔ والسلام: از طالب دعا مولانا سعید احمد خان